دربار فاروقی میں مجاہدین کا ہدیہ

از مولانا خالد کمال مبارکپوری

ابوجناب نے سلیمان بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمہ بن قیس اشجعی کو مجاہدین کی ایک جماعت کا سپہ سالار بنا کر مشرکین کے خلاف ایک مہم پر روانہ فرمایا اور روانگی کے وقت ان کو ہدایت فرمائی کہ دیکھو پہلے تم کفار کو دعوت اسلام دینا اگر اسے قبول نہ کریں تو جزیہ دینے پر آمادہ کرنا اگر اسے بھی ٹھکرا دیں تو ان سے مقابلہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمادے اور تم کامیاب ہو کر مال غنیمت حاصل کرلو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فتح مسلمانوں کے ہاتھ رہی جب مال غنیمت سلمہ بن قیس کے سامنے لایا گیا تو ان میں ہیرے جواہرات کی دو جھولیاں بھی تھیں جنہیں سلمہ نے ایک بڑے جھولے میں الگ محفوظ کر لیا اس کے بعد اپنی فوج کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر یہ جواہر تم میں تقسیم کئے جائیں تو ہر ایک کو تھوڑا تھوڑا ملے گا جس سے تمہارا کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا۔ اگر تم لوگ راضی ہو تو ان جواہرات کو امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ کی خدمت میں بطور ہدیہ روانہ کردوں؟ لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا ہم راضی ہیں جسے سنکر سلمہ بن قیس نے مجھے دربار فاروقی تک ہدیہ پہونچانے کے لئے منتخب کیا اور مجھے ہدایت کی کہ جب تم بصرہ پہونچو تو دو اونٹ خرید لینا اور ان پر کھانے کا سامان خرید کر بار کر لینا پھر ایک اونٹ پر تم ایک پر تمہارا غلام دونوں سوار ہو کر امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہونا۔ چنانچہ میں نے ان کی ہدایت پر عمل کیا اور دربار فاروقی میں جا پہونچا۔ دیکھا تو امیر المومنین اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے ہیں اور لوگ بیٹھے کھا رہے ہیں اور آپ منتظم کی حیثیت سے گھوم گھوم کر لوگوں کی پلیٹیں دیکھتے پھرتے ہیں اور حسب ضرورت اپنے غلام یرفا کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے یرفا ان کو اور گوشت دو ان کو اور شوربہ دو ان کو اور روٹی دو بہرحال جب میں ان کے پاس پہونچا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ تو میں بھی انہیں لوگوں میں مل کر بیٹھ گیا دیکھا تو کھانا نہایت معمولی اور سخت تھا جو کھانا میں بصرہ سے

اپنے ساتھ اونٹ پر بار کر کے لایا تھا وہ اب بھی اس سے اچھا تھا جب لوگ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے پھر اپنے غلام یرفا کو آواز دی کہ پلیٹیں اٹھا لو اس کے بعد آپ وہاں سے جانے لگے تو میں نے آپ کا پیچھا کیا جب آپ اپنے گھر میں داخل ہو کر حجرے میں پہنچ گئے تو میں نے اندر جانے کی اجازت مانگی انھوں نے سمجھا کہ کوئی آدمی ابھی آسودہ نہیں ہو کر واپس آیا ہے۔ چنانچہ اندر جانے کی اجازت دے دی میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کھجور کی پتی بھری ہوئی چمڑے کی ایک سخت تکیہ پر اپنی دونوں کہنیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ مجھے دیکھا تو ایک تکیہ میری جانب بھی سرکا دیا جس پر میں نے ٹیک لگالی جب ادھر ادھر نظر اٹھائی تو دیکھا کہ آپ کا مہمان خانہ اس طرح سے بنا ہوا ہے کہ اسی سے متصل ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کچھ دیر کے بعد حضرت عمر رض نے اپنی زوجہ محترمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ام کلثوم ہمارا کھانا لاؤ چنانچہ آپ کے سامنے ایک پلیٹ لایا گیا جس کے اندر روٹی اور روغن زیتون تھا اس کے کنارے ایک طرف نمک کے چند ٹکڑے تھے آپ نے کھانا آجانے کے بعد پھر حضرت ام کلثوم رضا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے ام کلثوم آؤ آج کیوں نہ ساتھ ہی کھانا کھایا جائے؟ انھوں نے اندر سے آواز دی مجھے آپ کے پاس کوئی مرد بیٹھا ہوا معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے تو لیکن اس شہر کا نہیں ہے اس کے جواب میں حضرت ام کلثوم رض نے کہا اگر آپ کا یہی خیال ہے کہ میں مہمانوں کے سامنے آکر آپ کے ساتھ کھانا کھاؤں تو کیوں نہیں مجھے ویسا لباس پہنا تے جیسا کہ جعفر اور زبیر اپنی اپنی عورتوں کو پہناتے ہیں اس کے جواب میں حضرت عمر رض نے فرمایا۔

کیا اس سلسلہ میں تمہارا حضرت علی بن ابی طالب کی بیٹی اور عمر بن خطاب رض کی بیوی ہونا کافی نہیں ہے؟ انھوں نے اندر سے جواب دیا یہ کفایت میرے لئے ناکافی ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رض نے میری جانب مخاطب ہو کر فرمایا کھاؤ اگر یہ اپنی ہوتی تو میں تم کو اس سے اچھا کھانا کھلاتا۔ بہر حال میں نے تھوڑا سا کھایا اور آپ نے آسودہ ہو کر کھایا۔ میں آپ سے بہتر طریقہ پر کھانا کھانے والا کسی کو نہیں پایا۔ آپ اس طرح کھا رہے تھے کہ ہاتھ اور منہ میں ذرا بھی کھانا نہیں لپٹتا تھا۔ کھانے کے بعد آپ نے پانی مانگا تو آپ کے سامنے ایک بڑے پیالہ میں ایک ایسا مشروب لایا گیا کہ جب اسے حرکت دی جاتی تو اس میں ابھار پیدا ہوتا اور جب روک دیا جاتا تو ابھار ختم ہو جاتا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ پیو میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تھوڑا سا پیا۔ بصرہ کا ستو جو میرے ساتھ تھا اس مشروب سے بہتر تھا اس کے بعد آپ نے بھی یہی مشروب پیا اور یہاں تک پیا کہ پیالہ کا کنارہ آپ کی پیشانی سے جا لگا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھی "الحمد للہ الذی اطعمنا فاشبعنا وسقانا فاروانا" اس کے بعد میں نے اپنے مقصد کی جانب رجوع کرتے ہوئے کہا امیر المومنین اب کھانا سے آسودہ ہو چکے لہذا میری حاجت روائی کی جائے۔ آپ نے تمہاری حاجت کیا ہے؟ میں نے کہا میں سلمہ بن قیس کا قاصد ہوں یہ سنکر آپ نے مرحبا کہتے ہوئے اس طرح محبت و شفقت کا مظاہرہ کیا گویا میں ان کا بیٹا ہوں اور

مجھے اپنے قریب کھینچ لیا یہاں تک کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنے سے مس ہو گئے اس کے بعد مجھ سے پوچھا مجاہدین جو دشمن کے بارے میں کچھ بتلاؤ، تم نے ان کو کس حال میں چھوڑا؟ میں نے بتلایا کہ میں انھیں صحیح سلامت اور کامیاب چھوڑ کر آیا ہوں پھر سفر کے متعلق دریافت فرمایا کہ ان کا یہ سفر کیسا رہا؟ گوشت کا کیا انتظام ہے؟ کیونکہ عرب گوشت کے بڑے عاشق ہوتے ہیں۔

میں نے بتلایا کہ اتنی گائے اتنی بکری کا انتظام ہے پھر میں نے آپ کو جہاد کے متعلق مختصر طور پر بتلایا کہ ہم یہاں سے چل کر مشکونہ کے پاس پہونچے اور حسب الحکم ان کو پہلے اسلام کی دعوت دی پھر جزیہ کی انھوں نے دونوں سے انکار کیا جس کے نتیجہ میں جنگ ہوئی اور ہم کو اللہ نے فتح عطا فرمائی اس کے بعد میں نے اپنا جھولا نکالا اور آپ کا ہدیہ پیش خدمت کیا جب آپ نے لال پیلے اور سبز رنگ کے جواہرات دیکھے تو اچھل پڑے اور کمر پہ ہاتھ رکھ کر با آواز بلند کہنے لگے اللہ عمر کا پیٹ کبھی نہ بھرے یہ آواز سنکر اندر سے عورتوں نے سمجھا کہ میں نے آپ کو کوئی روحانی تکلیف پہونچائی ہے چنانچہ انھوں نے پردہ ہٹا دیا ادھر آپ نے اپنے غلام یرفا سے فرمایا کہ اس آدمی کو ایک مکہ اس کے سر پر لگاؤ اور یرفا نے میرے سر کے پچھلے حصہ میں ایک بھرپور ہاتھ مارا اس کی شدت سے میں چیخ اٹھا اس کے بعد اپنے مخصوص جلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے میری جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا اگر مجاہدین اسلام ان جواہرات کی تقسیم سے پہلے اپنے اپنے گھروں کو پہونچ گئے اور ان پر یہ جواہرات تقسیم نہ کئے گئے تو میں تم کو اور تمہارے سپہ سالار دونوں کو کنگال بنا دونگا حکم فاروق کے آگے کون چوں کر سکتا ہے۔

میں نے کہا امیر المومنین مجھے کوئی سواری دیجئے آپ نے یرفا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کو صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹنی لا کر دے دو اور مجھ سے کہا کہ اگر تمہیں کوئی اپنے سے زیادہ محتاج نظر آئے تو یہ دونوں اونٹنی اسے دیدینا میں نے کہا بہت اچھا اور وہاں سے چل کر میں اپنے سپہ سالار سلمہ بن قیس کے پاس پہونچا اور جاتے ہی کہا جو کام آپ نے میرے سپرد کیا تھا اس میں اللہ نے برکت نہیں دی اگر آپ خیریت چاہتے ہیں تو یہ جواہرات ابھی تمام مجاہدین پر یہاں سے کوچ کرنے سے پہلے تقسیم کر دیجئے ورنہ قسم خدا کی ہم دونوں ذلیل ہوں گے۔ میری یہ بات سنکر تمام مجاہدین پر وہ جواہرات اور نگینوں کی قیمت بہت کم تھی چنانچہ پانچ یا چھ درہم سے زیادہ کا کوئی جوہر فروخت نہیں ہوا لیکن یہی پانچ چھ دراہم ہمارے لئے بیسوں ہزار دراہم سے بہتر اور بابرکت ثابت ہوئے۔